

مجموعہ تقاریر

برائے تقریری مقابلہ

ریڈیو کویت اردو سروس



مرتب : مبصرالرحمٰن قاسمی

موضوعات

عظمت قرآن

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمدللہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی سید المرسلین محمد وآلہ واصحابہ اجمعین اما بعد !

قال اللہ تعالی : قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ

صدر باوقار اور حاضرین مجلس !

آج کی اس محفل میں آپ حضرات کے سامنے عظمت قرآن کے موضوع پر مختصر اظہار خیال کرنا چاہتا ہوں، قرآن پاک اللہ کا کلام اور امت مسلمہ کی روح ہے، وہ تڑپتے دل کی فریاد اور سسکتی روح کا علاج ہے، اس نے درندہ صفت انسانیت کو جھنجھوڑ کر ایک حیات آفریں پیغام دیا، ظلم وبربریت کی خونیں دلدل میں پھنسے ہوئے انسانوں کو امن وانصاف عطا کیا، اس نے بدوں کو سالار کارواں بنایا، وحشت وجہالت کے اندھیروں میں علم کے چراغ روشن کیے، مردہ دلوں میں ایمان کی ہوائیں چلائی، عرب واسلام کی عظمت کا سکہ دنیا میں عام کیا، اس نے گونگوں کو زبان دی، فصاحت وبلاغت کے شہ سواروں کو چیلنج کیا، یہ قرآن اللہ کا کلام ہے جس کے خدائی کے آگے تمام مخلوق خاموش رہتی ہے، کسی تعریف کی کسی قلم وزبان میں طاقت نہیں ہے۔

فرش زمیں سے عرش بریں تک تیرے جلوے تیرے ہی سائے
ہر اک ذرہ کو تیرا ہی مظہر اللہ اکبر اللہ اکبر
ذرے چاہے خورشید کر دے، صحرا کو چاہے گلزار کر دے
سب ایک قطرہ تو ہے سمندر اللہ اکبر اللہ اکبر

خدا کا یہ کلام جبرئیل علیہ السلام کے ذریعے نازل ہوا، جنھیں قرآن مجید نے کہیں روح القدس کہا، کہیں روح الامین، کہیں طاقت والا، کہیں عرش کے پاس مقیم رہنے والا اور کہیں امین کا خطاب دیا۔ ارشاد ربانی ہے:

إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ * ذِي قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِينٍ * مُطَاعٍ ثَمَّ أَمِينٍ ۔

پھر یہ قرآن عظیم کیوں نہ ہوگا، اس میں یہ کرشمہ سازی کیسے نہ ہوگی، جس کا اتارنے والا امین، واسطہ امین اور جس پر نازل ہوا وہ بھی امین، اور اترا بھی ایسے مقدس مقام پر جسے اللہ تعالی نے بلد امین کہہ کر پکار، وہذا البلد الامین

حضرات! قرآن مجید کے لیے نزول کے لیے اللہ تعالی نے جو مہینہ منتخب کیا وہ تمام مہینوں میں سب سے افضل ہے، جس میں نفل نماز کا ثواب فرض کے

برابر اور فرض کا ثواب ستر گنا بڑھا دیا جاتا ہے۔ جس مہینہ میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے، ابر کرم پوری طاقت سے برستا ہے، رحمت خداوندی ہر انسان کو سایہ دیے رہتی ہے، ارشاد باری تعالی ہے:

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ

اور اس مہینے میں بھی جس رات کا اس قرآن کے نزول کے لیے انتخاب فرمایا اس رات کی بھی بڑی شان ہے، اللہ تعالی نے اس رات کو ہزار مہینوں سے افضل قرار دیا ہے:

إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۔ وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۔ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ ۔

حضرات! قرآن مجید اس قدر عظیم کلام ہے، جس کے لیے اللہ تعالی نے اس مقدس مہینے کا، پھر اس مہینے کی بابرکت رات کا اور پھر سب سے محترم فرشتے کا اور پھر انسانوں میں سب سے افضل مخلوق کا استعمال کیا ہے، پھر مجھے بتلایئے کہ اس قرآن مجید سے اتنا صالح اور عظیم انقلاب کیوں نہ ہو گا؟ اس سے علم کی روشنی کیسے نمودار نہ ہو گی، اس سے مردم گری اور مردم سازی کا کارخانہ کیسے تیار نہ ہو گا؟ اس سے بے حسی، انتشار، اختلاف اور اقتصادی بحران کیسے دور نہ ہو گا؟ اس سے ثقافت اور تمدن کی جلوہ گری کیسے نہ ہو گی، اس سے حکمت ودانش کے اصول کیسے نہیں ملیں گے، اس کلام کا ایک ایک لفظ کائنات کی تمام چیزوں سے بڑھ کر کیسے نہ ہو گا؟ اس کے ایک حرف پر دس دس نیکیاں کیسے نہیں ملیں گی۔ اس کے پڑھنے والوں کو شاہی القاب سے کیسے نوازا نہ جائے گا۔

حضرات! یہ وہ قرآن ہے جس نے ہر زمانے اور ہر دور میں انسانوں اور جنات کو چیلنج کیا ہے، کہ اس جیسا کم از کم ایک سورہ بنالاو، لیکن دنیا اس قرآن جیسا ایک سورہ نہیں بلکہ ایک آیت بھی نہیں لا سکی۔ قرآن خود سورہ بنی اسرائیل آیت نمبر 88 میں کہتا ہے: کہہ دیجیے کہ اگر تمام انسان اور تمام جنات مل کر اس قرآن کے جیسا لانا چاہیں تو ان سب سے اس کے جیسا لانا ناممکن ہے اگرچہ وہ (آپس میں) ایک دوسرے کے مددگار بھی بن جائیں.

اور سورہ ہود کی آیت نمبر ۱۳ میں ارشاد ہے: کیا یہ کہتے ہیں کہ اس قرآن کو اسی نے گھڑا ہے۔ جواب دیجئے کہ پھر تم بھی اسی کی طرح دس سورتیں گھڑی ہوئی لے آؤ اور اللہ کے سوا جسے چاہو اپنے ساتھ بلا بھی لو اگر تم سچے ہو.

حضرات! قرآن کی یہ جلالت ہے کہ اس کی عظمت وشوکت پہاڑ بھی برداشت نہیں کر سکتے۔ ہم مسلمانوں اور خاص طور پر قرآن کو حفظ کرنے

والوں پر یہ لطف تو محض نبی اکرمؐ کے صدقے میں ہوا ہے۔ حدیث مبارکہ کا مفہوم ہے کہ "حافظ قرآن اسلام کا علم بردار ہے، جس نے اس کی تعظیم کی، اللہ عزوجل اس کو عزت بخشیں گے۔"

اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: (قیامت کے دن) صاحب قرآن سے کہا جائے گا کہ قرآن شریف پڑھتا جا اور جنت کے درجوں پر چڑھتا جا، اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جیسا کہ تو دنیا میں پڑھا کرتا تھا۔ بس! تیرا آخری درجہ و مرتبہ وہی ہے جہاں آخری آیت پر تو پہنچے۔"

حضرات! یہی وجہ ہے کہ قرآن اتنا عظیم کلام ہے، اس میں علم کے خزانے بھی ہیں اور تجارت و معاشرت کے اصول بھی، اس میں بدلتے زمانے کے لیے روشن ضابطے بھی ہیں اور ثقافت والی دنیا کے لیے ضابطہ اخلاق بھی، آج دنیا اگر رفعت اور عظمت حاصل کرنا چاہتی ہے تو وہ صرف اور صرف اس قرآن کی وجہ سے کر سکتی ہے، عزت و سکون اگر نصیب ہو سکتا ہے تو اسی قرآن حکیم کی بدولت، مبارک ہیں وہ لوگ جو قرآن کو سینے سے لگائے رکھتے ہیں اور اس کی عزت و عظمت میں اپنی عزت سمجھتے ہیں۔ اللہ تعالی ہم سب کو بھی اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

یاالٰہی روز و شب توفیق احساں دے مجھے
خوف اپنا ظاہر و باطن میں یکساں دے مجھے
حب سنت یاالٰہی حب قرآں دے مجھے
نعمت دارین اعنی نور ایماں دے مجھے
کام میرا زندگی بھر خدمت قرآن ہو
فہم قرآں دے الٰہا! نور عرفاں دے مجھے

رمضان کی فضیلت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحَمْدُ لله رَبِّ العَالَمِينَ وَالصَّلاَةُ وَالسَّلاَمُ عَلَى أَشْرَفِ الخَلْقِ أَجْمَعِينَ أما بعد!

قال الله تعالى : اعوذ بالله من الشيطان الرجيم ،،، بسم الله الرحمن الرحيم

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ

بہت دن سے مسلماں منتظر تھے جس مہینے کے

بڑی عظمت بڑی شوکت سے وہ رمضان آ پہنچا

معزز صدر جلسہ اور حاضرین!

اللہ تعالی کا بڑا شکر واحسان ہے کہ اس نے مجھے آپ حضرات کے سامنے عظیم الشان مہینے رمضان المبارک کی آمد پر چند منٹ بولنے کا موقع دیا،اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ مجھے صحیح بولنے کی توفیق عطاء فرمائے۔

حضرات! ابھی ابھی میں نے جس آیت کی تلاوت کی اس کا ترجمہ ہے:

اے ایمان والو! تم پر رمضان المبارک کے روزے فرض کر دیئے گئے ہیں جیسے کہ تم سے پہلے لوگوں پر بھی فرض کئے جا چکے ہیں تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔

حضرات گرامی! اللہ رب العزت نے فرمایا کہ روزے رکھنے کا حکم ہم نے بلاوجہ ہی نہیں دیا ہے بلکہ اس کی حقیقی وجہ یہ ہے کہ تم متقی بن جاؤ۔ یہ صرف تمہارے متقی بننے اور جنت میں داخل ہونے کے لئے ایک بہترین طریقہ ہے اور اس پر عمل نہ کرنا ایسا ہی ہے جیسے متقی بننے اور جنت میں داخل ہونے سے انکار کرنا۔ کیا تم مسلمان ہو کر یہ گوارہ کروگے؟ تمہیں تو یہ چاہئے کہ جنت حاصل کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ پرہیزگار بننے کی جدوجہد کرو۔

عزیزان گرامی! اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر عظیم احسان فرمایا اور ان کے لئے فضیلت کے اوقات مقرر کیے تاکہ وہ رمضان المبارک میں اپنے لئے نیکیاں اکٹھی کریں۔ جو قیامت کے دن کام آسکے اور کثرت سے حضورؐ پر درود و سلام بھیجیں، جنھوں نے رمضان میں عبادت اور بندگی کی مثال قائم کی۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ کہ رمضان المبارک وہ مقدس مہینہ ہے جس میں قرآن پاک کا نزول ہوا۔

معزز ارباب دانش! کیا آپ جانتے ہیں؟ رمضان المبارک وہ مہینہ ہے جس کی آمد کے ساتھ ہی حضورؐ انور صلی اللہ علیہ وسلم کے معمولات اور عبادات میں عام دنوں کی نسبت بہت اضافہ ہو جاتا تھا۔ حضورؐ رمضان کا چاند دیکھتے تو

فرماتے یہ چاند خیر و برکت کا ہے۔ میں اس ذات پر یقین رکھتا ہوں جس نے مجھے پیدا فرمایا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلمؐ روزے کا آغاز سحری کھانے سے کیا کرتے تھے۔ آپؐ نے امت کو حکم دیا کہ وہ سحری ضرور کھایا کریں۔ خواہ وہ پانی کا ایک گھونٹ ہی کیوں نہ ہو۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: سحری سراپا برکت ہے اسے ترک نہ کرو۔ آپؐ نے فرمایا سحری کرنیوالے پر اللہ کی رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی روزہ افطار کرے تو اسے چاہئے کہ کھجور سے کرے۔ کیونکہ اس میں برکت ہے اگر کھجور میسر نہ ہو تو پانی سے کرے کیونکہ پانی پاک ہے۔

سحری کھانے میں تاخیر اور افطار کرنے میں جلدی کرنا حضورؐ کا زندگی بھر معمول رہا۔

حضرات گرامی! آپ جانتے ہیں روزہ کیا ہے؟ روزہ اللہ تعالی کی خوشنودی حاصل کرنے کا ذریعہ ہے، روزہ مسلمانوں کی دینی اور اخلاقی تربیت کا وسیلہ ہے، روزہ نفسانی خواہشات پر قابو پانے اور اپنے آپ کو برائیوں سے بچانے کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ روزہ گناہوں کے لئے ڈھال ہے۔ روزہ دار کو چاہئے کہ وہ گناہ کا کام نہ کرے۔ روزہ کا مقصد قرآن پاک نے تقویٰ کو قرار دیا ہے اور تقویٰ بُری باتوں اور بُرے کاموں سے بچنے، اللہ کی مرضی کے مطابق زندگی گزارنے اور اللہ کا خوف اپنے اندر پیدا کرنے کو کہتے ہیں۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اور اللہ سے ڈرو اور ہر شخص یہ دیکھے کہ اس نے کل کے لئے کیا سامان کیا ہے۔ یقینا اللہ تمہارے ان سب اعمال سے باخبر ہے۔

حضرات گرامی! روزہ کا مقصد بھوکا پیاسا رہنا ہرگز نہیں ہے، اللہ تعالی انسانوں کو بھوکا پیاسا رکھنا نہیں چاہتا ہے بلکہ اللہ تعالی اس روزے کے ذریعے ہماری اصلاح چاہتا ہے، ہمارے پیارے پیغمبر نے فرمایا: بہت سے روزہ دار ایسے ہیں جن کو روزے کے نام پر صرف بھوک پیاس ملتی ہے اور بہت سے لوگ وہ ہیں جو رات کو نماز پڑھنے والے ہیں جن کو قیام لیل کے نام پر رات کا جاگنا ہی ملتا ہے۔ یہ لوگ روزہ تو رکھتے ہیں مگر روزے کے روحانی اور اخلاقی تقاضے پورے نہیں کرتے۔ زبان کو دوسروں کی غیبت سے، برائی سے اور بد گوئی سے محفوظ نہیں رکھتے۔ دوسروں کی حق تلفی کرتے ہیں، جھگڑتے ہیں، اور روزے کی حالت میں لڑائی کرتے ہیں، ایسے لوگوں کو روزہ سے نہ خود فائدہ ہوگا اور نہ اللہ کو ان کے روزہ کی ضرورت ہے۔

حضرات گرامی ! رمضان وہ مقدمہینہ ہے جس میں نیکیوں کی فصل اگتی ہے اور پھر لہلہاتی ہے۔اللہ تعالٰی نے فرمایا: بے شک روزہ خالص میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا کہ بندہ میری ہی خاطر اپنا کھانا پینا اور اپنی خواہش سب کچھ چھوڑ دیتا ہے۔اور فرمایا: روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں۔ایک افطار کے وقت اور ایک اپنے رب سے ملاقات کے وقت۔ اور بے شک روزہ دار کے منہ کی بُو اللہ کے نزدیک مشک سے زیادہ اچھی اور پاکیزہ ہے۔

الغرض رمضان قرآن کا مہینہ ہے، رحمتوں اور برکتوں والا مہینہ ہے اور اللہ کا مہینہ ہے۔اس میں ہر مسلمان کو اپنے گیارہ مہینوں کا محاسبہ کرنا چاہئے اور اپنا زیادہ سے زیادہ وقت دوسرے کاموں سے فارغ ہو کر یاد خداوندی میں لگانا چاہئے۔اللہ ہم سب کو روزہ کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے:

مبارک ہو سبکو مبارک مہینہ
بنے سب کی خاطر یہ جنت کا زینہ
عبادت کی توفیق ایسی خدا دے
کہ نازل ہو بے چین دل پر سکینہ

وما علينا إلا البلاغ

دین اسلام

السلام علیکم ورحمۃاللہ وبرکاتہ
الحمدللہ والصلاۃ السلام علی رسول اللہ وبعد !
معزز جج حضرات، مہمانان کرام اور سامعین !
آج میں آپ حضرات کے سامنے دین اسلام کے مختلف گوشوں پر روشنی ڈالنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں، امید کہ بغور سماعت فرمائیں گے۔ کسی شاعر نے کہا ہے:

نہ کر عوض مرے جرم وگناہ بے حد کا
الٰہی تجھ کو غورالرحیم کہتے ہیں
کہیں، کہے نہ عدو، دیکھ کر مجھ کو محتاج
یہ اس کا بندہ ہے، جس کو کریم کہتے ہیں

سامعین کرام !
جب انسان آسمانوں کی بلندیوں، پہاڑیوں کی چوٹیوں، وادیوں کی تنہائیوں، صحرا کی وسعتوں، جنگلوں کی ویرانیوں، سمندروں کی گہرائیوں، جھاڑیوں کی وحشت اور غاروں کی پنہائیوں سے گھبرا اٹھتا ہے، تو اچانک ایک ہستی کے سہارے کو پکارنے لگتا ہے اور وہ ہستی ہے خدائے ذوالجلال، خالق کون ومکاں اور رازق جنات وانسان کی۔

معزز سامعین ! توحید اسلام کا پہلا عقیدہ ہے، گویا ایک مسلمان کا بنیادی فرض ہے کہ وہ اللہ تعالی کے ایک ہونے پر ایمان لائے، دین اسلام ہمیں اس بات کی تعلیم دیتا ہے کہ ہم اللہ تعالی کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں، اسی خالق ومالک اور رازق کی عبادت کریں اور اسی سے اپنی ضرورتوں کا سوال کرے۔

محترم حاضرین !
دین اسلام بہت آسان مذہب ہے، اسلام انسان کو مشقت میں نہیں ڈالتا، یہ اخوت، بھائی چارے اور مساوات کا درس دیتا ہے، یہ انسانوں کو محبت کا پیغام دیتا ہے، یہ دین ظلم وزیادتی سے منع کرتا ہے، دین اسلام غم گساری اور ہمدردی کا سبق سکھاتا ہے، ہمارا دین تقوے اور پرہیزگاری کا دین ہے۔
تقوی دین اسلام کا مرکز اور محور ہے، بلکہ بنیاد ہے، دین اسلام کے تمام ارکان کا اہم مقصد تقوے اور پرہیزگاری کو فروغ دینا ہے۔ تاکہ ہر مسلمان اللہ تعالی کے خاص بندہ اور بندی بن جائے اور سوائے اُس ذات کے کسی ہستی سے نہ ڈرے اور نہ اللہ کے سوا کسی کے سامنے ہاتھ پھیلائے۔

حضرات گرامی! قرآن مجید میں جہاں بھی کسی عبادت کا ذکر آیا ہے، اس کا مقصد تقوی پیدا کرنا ہے، نماز، روزہ، حج اور زکوۃ، ان تمام کی ادائیگی میں تقوی کا راز چھپا ہوا ہے، مثلا روزے کے بارے میں ارشاد ہے: تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جیسے تم سے پہلوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم تقوی حاصل کرو۔

حج کے بارے میں ارشاد ہے: اور جو اللہ کے شعائر کی تعظیم کرے، تو یقینا یہ چیز دلوں کا تقوی ہے۔

اور قربانی کے سلسلے میں واضح الفاظ میں کہا گیا: اللہ تعالی کے ہاں نہ تو قربانیوں کے گوشت پہنچتے ہیں اور نہ ان کا خون، بلکہ اللہ تعالی کے ہاں تقوی پہنچتا ہے۔

محترم حضرات! یہ صرف اور صرف دین اسلام کی خوبی اور شان ہے کہ وہ تمام انسانوں کے ساتھ مساوات، اخوت اور بھائی چارہ کی تعلیم دیتا ہے، دین اسلام مساوات کا علمبردار ہے، ہمارا دین نسلی و لسانی، گروہی و طبقاتی، سیاسی و مذہبی اور ثقافتی و جغرافیائی اختلافات کو مٹا کر نسل انسانی کو ہمدری، بھائی چارہ، عدل وانصاف اور ایثار وقربانی کا درس دیتا ہے۔

دشت میں دامن کہسار میں میدان میں ہے
بحر میں موج کی آغوش میں طوفان میں ہے
چین کے شہر، مراقش کے بیابان میں ہے
اور پوشیدہ مسلمان کے ایمان میں ہے
چشم اقوام یہ نظارہ ابد تک دیکھے
رفعت شان "ورفعنالک ذکرک" دیکھے

برادران اسلام! انسانی مساوات کے بارے میں قرآن دوٹوک الفاظ میں کہتا ہے: اے لوگو! بے شک ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا، اور ہم نے تمہیں خاندانوں اور قبیلوں میں تقسیم کیا تاکہ تم ایک دوسرے کو پہنچان سکو، بے شک اللہ کے ہاں تم میں سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے۔

یہی ہدایت پیارے آقا محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے خطبے میں فرمائی: اے لوگو! بے تمہارا رب ایک ہے، اور تمہارا باپ ایک ہے، تم سب آدم علیہ السلام کی اولاد ہو اور مٹی سے پیدا ہوئے ہو، تم میں سے اللہ کے ہاں زیادہ عزت والا وہ شخص ہے جو تم میں سب سے زیادہ پرہیزگار ہے، کسی عربی کو عجمی پر، کسی گورے کو کالے پر فضیلت حاصل نہیں ہے سوائے تقوے کے۔

محترم حضرات! اس دین اسلام سے پہلے انسانوں کے ساتھ جانوروں سے بھی بُرا سلوک کیا جاتا تھا، اُن پر ظلم وستم ڈھائے جاتے تھے، حاکم ہمیشہ حاکم رہتا تھا، اور غلام اپنی زندگی غلامی میں گزارتا تھا، لڑکیوں کو منحوس سمجھ کر زندہ قبر میں ڈال دیا جاتا تھا، بلکہ عورتوں کو مردوں کے مقابلے میں کوئی حقوق حاصل نہیں تھے، بھائی

چارہ اور محبت نام کی دنیا میں کوئی چیز باقی نہیں رہی تھی، ایسے دور میں اللہ تعالی نے اس انسانیت پر رحم کیا اور ہمارے آقا تاجدار مدینہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی بنایا۔

حضرات گرامی ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ماحول میں انسان کو اپنے قول، اپنے فعل اور اپنے کردار کے ذریعے ذلت کی پستیوں سے عزت کے محل میں پہنچایا، انصاف اور مساوات کا یہ عالم تھا کہ ایک وقت آیا کہ شیر اور بکری ایک گھاٹ پر پانی پینے لگے۔

سب مقدر کے سکندر ہو گئے
دین میں سارے برابر ہو گئے
شیر بکری ہیں اکھٹے گھاٹ پر
امن ور حمت کے پیمبر ہو گئے

اسی شعر کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

نشہ ایک لعنت ہے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
الحمدللہ والصلاۃ السلام علی رسول اللہ وبعد !

محترم جج حضرات اور حاضرین محفل !
آج کے اس پر رونق جلسے میں میری تقریر کا عنوان ہے، نشہ ایک لعنت ہے۔
حضرات گرامی ! نشہ یقیناً ایک بڑی لعنت ہے۔ یہ انسان کو اس قدر بے حس اور ظالم بنادیتا ہے کہ اس کی لت میں مبتلا انسان اچھے اور بُرے کی تمیز کھو بیٹھتا ہے، نہ صرف یہ بلکہ نشے کی لت سے مجبور آدمی اپنی زندگی تک کو داؤ پر لگا دیتا ہے۔
کہتے ہیں تین قسم کے نشے ایسے ہوتے ہیں کہ جو ایک مرتبہ لگ جائیں تو زندگی بھر پیچھا نہیں چھوڑتے، انھیں شراب، کتاب اور رباب کہتے ہیں۔ یعنی علم کا نشہ، شراب کا نشہ اور موسیقی کا نشہ۔ لیکن آج میں جس نشے کی بات کرنے جارہا ہوں وہ ہے افیون، ہیروئین، چرس، کوکین، شراب اور خمار وغیرہ کا نشہ، حدیث پاک میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کو "اُم الخبائث" قرار دیا۔ صرف یہی حدیثِ پاک ہی نہیں بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک اور ارشادِ گرامی بھی ہے:۔

"کل مسکرٍ حرامُ" "ہر نشے کی چیز حرام ہے"

جنابِ والا ! جب کسی معاشرے میں ذہنی دباؤ بڑھ جاتا ہے۔ لوگ بھوک، افلاس، کسمپرسی، ناانصافی، عدم تحفظ اور بدعنوانی کا شکار ہو جاتے ہیں تو کاہل قوموں کے افراد اپنی برائیاں دور کرنے کی بجائے اپنے لیے آسان راستے کا انتخاب کرتے ہیں۔ کچھ لوگ دوائیاں لینا شروع کردیتے ہیں تو کچھ نشہ آور اشیاء کا استعمال شروع کردیتے ہیں۔ اور یوں قوم کے گلستان کے پھول کملانے لگتے ہیں۔ شگوفے اور کلیاں مرجھانے لگتی ہیں۔ جرأت و تخلیق کے سرچشمے سوکھنے لگتے ہیں۔

نشہ پلا کے گرانا تو سب کو آتا ہے
مزہ تو جب ہے کہ گرتوں کو تھام لے ساقی

ہمارا قصور یہ ہے کہ ہم نشے کی لت میں مبتلا اپنے نوجوانوں کو تنہا چھوڑ دیتے ہیں۔ ہم اُن کو حقارت اور نفرت سے دیکھتے ہیں۔ جس سے اُن میں اصلاح کی بجائے مزید انتقامی جذبہ پیدا ہوتا ہے اور وہ پہلے سے بھی زیادہ اس لعنت میں غرق ہو جاتے ہیں۔
بھنگ، افیون، ہیروئین، چرس، کوکین، شراب اور ان کے علاوہ اور بھی بہت سی معلوم اور نامعلوم اشیائے نشہ ہیں جو ایک جیتے جاگتے، چلتے پھرتے انسان کو کچھ ہی عرصہ میں جیتی جاگتی لاش میں تبدیل کردیتے ہیں۔
ہر نشہ کرنے والا انسان، نشہ کو ایک سہارے کے طور پر استعمال کرتا ہے۔ زندگی سے فرار کا سہارا، دکھوں سے وقتی نجات کا سہارا، درد و تکلیف کے خوف کے خلاف سہارا، احساسِ عدم تحفظ سے نجات کا سہارا۔ مگر یقین جانیے !

سہارے آدمی سے استقامت چھین لیتے ہیں

معزز مسلمانو! نشہ ایک ایسی بُری خصلت ہے جو نشہ کرنے والوں کی سوچ و سمجھ اور فہم و فراست کو ختم کر دیتی ہے۔

پیغمبر اسلام ﷺ کا فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "قسم ہے میری عزت کی میرا جو بندہ شراب کا ایک گھونٹ بھی پیئے گا میں اس کو اسی کے جیسا پیپ پلاؤں گا اور جو بندہ میرے خوف سے شراب پینا چھوڑ دے گا، میں اسے مقدس حوضوں میں سے شراب طہور پلاؤں گا" [1]

حاضرین محفل! اسلام نے ہر طرح کے نشے کو حرام قرار دیا ہے۔ جس طرح شراب پینا کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں اسی طرح دوسری نشہ آور اشیاء بھی جائز نہیں۔ یوں تو ہر نشہ آور چیز نقصان دہ ہے جس سے مسلمانوں کو بچنا چاہئے مگر ہیروئن ایک ایسا خطرناک نشہ ہے جس سے بچنا انتہائی ضروری ہے۔ ہیروئن نشہ آور چیزوں میں سب سے زیادہ خطرناک چیز ہے۔ یہ ایک ایسا ہلاک کرنے والا زہر ہے جسے پینے سے سگریٹ کا دھواں سانس کے ذریعے پھیپھڑوں میں پہنچتا ہے۔ اس کے بعد پورے جسم میں گردش کرتا ہے۔ اگر کوئی عورت پیے تو اس کے رحم میں موجود بچے کے دوران خون میں بھی دُھواں شامل ہو جاتا ہے۔ جس سے کینسر جیسے خطرناک مرض کو قوت ملتی ہے۔

---

[1] (مسند احمد، مشکوۃ شریف)

سگریٹ کا یہ دھواں سارے جسم میں پھیل کر مختلف اعضاء کو نقصان پہنچاتا ہے۔ جس سے دل کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ شریانوں کو نقصان پہنچاتا ہے۔ گردے متاثر ہوتے ہیں۔ امریکہ کے نیشنل انسٹیٹیوٹ کی رپورٹ کے مطابق دل کی بیماریوں کی نسبت پھیپھڑوں کے کینسر نے نشہ کرنے والوں کو ہلاک کر دیا۔ برطانیہ میں ہر سال اندازاً 28 ہزار اموات صرف نشہ کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ نشہ کرنے والوں کی اموات کی شرح نشہ نہ کرنے والوں کے مقابلے میں 25 فیصد زیادہ ہے۔ ہیروئن کا نشہ حقیقت میں ایسا چور ہے جو سرمایہ داروں کو دولت سے، صنعت کاروں کو پیداوار سے، دوشیزائوں کو عزت و عصمت سے اہل علم کو فہم و فراست سے اور خود پینے والے کو عمر کے کئی سالوں سے محروم کر دیتا ہے۔ بدنصیبی سے آج کویت میں ہمارے کئی بھائی اور بہنیں اس لت میں ملوث ہیں، آج ہماری نوجوان نسل اللہ اور اس کے پیارے رسول ﷺ کے احکامات کو پس پشت ڈالتی ہوئی نظر آرہی ہے اور مغربی کلچر کے نرغے میں پھنس کر منشیات کے زہریلے نشے کی سیاہ چادر تان کر دنیا و آخرت سے بے نیاز ہوتی جارہی ہے۔ آج ہمارے اسلامی معاشرے کو منشیات کا کینسر ہماری نوجوان نسل کو دیمک کی طرح چاٹ رہا ہے۔۔

پیارے مسلمانو! ہم مسلمان ہیں اور ہمارا دین اسلام ہے۔ ہمارا یہ دین کسی ایک خطے کے لئے نہیں بلکہ ساری انسانیت کے لئے ہے۔ ایک مسلمان ہونے کے ناطے ہماری یہ ذمہ داری ہے کہ اسلامی تعلیمات سے دنیا کو آگاہ کریں تاکہ اسلام کی حقانیت کا سکہ مغربی دنیا

کے دلوں پر بھی بیٹھ سکے۔ اسلام نے جو ہمیں تعلیمات دی ہیں، ان تعلیمات میں سے ایک تعلیم یہ بھی ہے کہ نشہ آور چیزوں سے پرہیز کیا جائے۔

پیارے مسلمانو! منشیات کا عادی نہ صرف اپنے وجود کا دشمن ہے بلکہ اپنی قوم کا بھی دشمن ہے۔ نشہ انتہائی تباہ کن اور ہلاکت خیز چیز ہے۔ جس کا انجام دنیا میں بھی بُرا اور آخرت میں بھی ہولناک ہے۔ نشہ چاہے شراب کا ہو، یا ہیروئن کا، بھنگ کا ہو یا چرس یا دیگر حرام چیز کا، ایک مسلمان کو پینا کسی صورت میں جائز نہیں۔

اے نشہ کرنے والے مسلمانو! اب بھی وقت ہے کہ اللہ کی بارگاہ میں سچی توبو کرلو۔ جب تک آپ کی زندگی کی سانسیں ہیں، توبہ کا دروازہ اُس وقت تک کھلا ہوا ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو زندگی کی یہ مہلت اچانک ختم ہو جائے اور تم کف افسوس ملتے رہ جاو۔ حضور اکرم ﷺ کے سچے امتی کا کردار ادا کرکے یہ عزم کرو کہ آئندہ کسی بھی قسم کا نشہ نہیں کریں گے۔ خود بھی بچیں گے اور دوسروں کو بھی بچائیں گے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالٰی ہر مسلمان کو نشہ کی لت سے محفوظ فرمائے اور تمام مسلمانوں کو اللہ اور اس کے پیارے رسول ﷺ کے احکامات کے مطابق زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین ثم آمین

رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم

السلام علیکم ورحمۃاللہ وبرکاتہ

قدم پہ برکتیں، نفس نفس پہ رحمتیں
جہاں جہاں سے وہ شفیعِ عاصیاں گزر گیا
جہاں نظر نہیں پڑی وہاں ہے رات آج تک
وہیں وہیں سحر ہوئی جہاں جہاں گزر گیا

معزز جج حضرات اور سامعینِ عظام!

رسولِ اطہر پیغمبر اعظم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ کا ذکر ہو تو زبان گنگ ہو جاتی ہے کہ کہیں اُس ذات کے حق میں کوئی بے ادب الفاظ نہ نکل جائیں جن سے کائنات کے اُس مہمانِ خصوصی کی شانِ اکملیت میں کچھ کمی رہ جائے۔ وہ ذاتِ اکمل جو اس روزافزوں کائنات میں کاملیت کی واحد و یکتا مثال ہے، ایسی مثالِ لازوال جسے قرانِ پاک نے بہترین نمونہ قرار دیا ہے۔ ایسی نظیرِ بے بدل کہ جس طرح خدائے واحد اپنی وحدانیت میں لاشریک اور وحدہٗ ہے بعینہٖ اُسی طرح محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی رحمت و رسالت میں وحدہٗ لاشریک اور لاثانی ہیں۔ چنانچہ سرکارِ دوعالم کی تعریف بیان کرتے ہوئے ہمیشہ دِل کو یہ خدشہ لاحق رہتا ہے جس کا میں نے ذکر کیا اور شاعر کے بقول:۔

خطرہ ہے بہت سخت یہاں بے ادبی کا
لے سانس بھی آہستہ کہ دربارِ نبی ہے

عزیزانِ گرامی! جن کا لُعابِ اطہر بیماروں کے لیے شفا اور اکسیرِ اعظم ہے۔ جن کے چہرۂ اقدس کا ایک نظارہ مقدر کے تمام ستاروں کو روشن کر دیتا ہے۔ جن کے لب و لہجے میں پروردگار کی رحمانیت اور رحیمیت کا لطف ہے۔ جن کی ایک ایک بات کلمہ صدق اور حقیقتِ لازوال کی مثال ہے۔ جن کی انگلیوں کی خامہ فرسائی پر کاتبِ تقدیر کو رشک آئے اور کون و مکاں دست بستہ، کان پکڑے عدم سے شہود بننے کے لیے بے چین اور بے قرار کھڑے ہوں۔ اُن کی سیرت کا بیان کسی انسان کے بَس کی بات کیونکر ہو سکتی ہے؟ سچ کہا شاعر نے کہ:۔

لایُمکن الثناء کما کان حقہٗ
بعد از خدا بزرگ تُوئی قصہ مختصر

عزیزانِ من!

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے پہلے دنیا کی حالتِ زار ناقابلِ بیان حد تک بدلی ہوئی تھی۔ فرشتے اِس شرم سے منہ چھپاتے پھرتے تھے کہ آخر انہوں نے اِنسان کے حضور سجدہ کیوں کیا؟ شیطان بغلیں بجاتا اور ہر کسی سے یہ کہتا پھرتا تھا

کہ ”میں نہ کہتا تھا، میں نہ کہتا تھا کہ انسان مٹی سے بنا ہے اور خطا و نسیان کا پُتلا ہے ؟“۔ عرب کی حالت کا بیان مولانا الطاف حسین کے الفاظ میں کچھ یوں تھا:۔

عرب جس کا چرچا ہے یہ کچھ وہ کیا تھا
جہاں سے الگ اِک جزیرہ نما تھا
زمانے سے پیوند جس کا جُدا تھا
نہ کشورستاں تھا نہ کشور کشا تھا
تمدن کا واں پر پڑا تھا نہ سایہ
ترقی کا تھا واں قدم تک نہ آیا
وہ تھے قتل و غارت میں چالاک ایسے
درندے ہوں جنگل میں بے باک جیسے
کبھی پانی پینے پلانے پہ جھگڑا
کبھی گھوڑا آگے بڑھانے پہ جھگڑا
یونہی ہوتی رہتی تھی تکرار اُن میں
یونہی چلتی رہتی تھی تلوار اُن میں

لیکن پھر زمین والوں کی آہِ حسرت کی صدا آسمانوں کے پار جا پہنچی۔ پانچ سو اکہتر عیسوی کا ایک دن ایسا طلوع ہوا جب کسریٰ کے محلات تھرّا اُٹھے۔ فاران کی پہاڑی پر ایک ابرِ رحمت برسا اور دریائے رحمتِ ایزدی جوش میں آگیا۔ ظلم کی کہانی ختم ہونے کے دن آپہنچے تھے۔ دورِ غلامی کو خیر باد کہنے کا وقت آگیا۔ مکّے کا وہ دُرِّ یتیم مہرِ منیر کی طرح آسمانِ انسانیت پر چمکا اور وہی ابنِ آدم جسے اپنے وجود سے گھن آیا کرتی تھی اپنے ہونے پر ناز کرنے لگا۔ وہی بشر جو اسفل سافلین کے مقام تک گر چکا تھا، خود کو مقامِ انسانیت پر محسوس کرنے لگا۔

وہ دانائے سُبُل، ختم الرّسُل، مولائے کل،
جس نے غبارِ راہ کو بخشا فروغِ وادیِ سینا

نگاہ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر
وہی قرآں وہی فرقاں وہی یسیں وہی طاہا

حضرات گرامی!

آج زمانہ بدل گیا ہے۔ لوگ بدل گئے ہیں۔ اقدار بدل گئی ہیں۔ کہتے ہیں جدید دور ہے۔ اکیسویں صدی ہے۔ مسلمانوں کو اُن کے عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر شرمندہ کیا جاتا ہے۔ میرے آقا کے خاکے بنائے جاتے ہیں؟ توہین آمیز فلمیں بنائی جاتی ہیں۔ خدا کی قسم! ہاں ہاں خدائے بزرگ و برتر کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ یہ دنیا اگر

قائم ہے تو صرف اور صرف اُس ہستیِ نامدار کے نام لینے والوں کی وجہ سے، جب تک اللہ اللہ کہنے والا محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی باقی رہے گا، یہ دنیا باقی رہے گی۔

وما ارسلناک الا رحمۃ اللعٰلمین

سرورِ کائنات، فخرِ موجودات، ساقیِ کوثر، شافعِ محشر، محمد مصطفٰی، احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ اپنے بعد آنے والی ساری انسانیت کے لیے رحمت ہے بلکہ آج کی تمام تر (So called) ماڈرن دنیا اور اس کی تمام تہذیبی ترقی اور تمدن محض عکس ہے، جی ہاں عکس ہے اُس استقرائی عقل کا جس کا آغاز خود رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے ہوا۔ اس سے پہلے کی دنیا "یا ایھا القوم" ہوا کرتی تھی اور میرے آقا کے بعد کی دنیا "یا ایھا الناس" بن گئی۔

تجھ میں حور و قصور رہتے ہیں

میں نے مانا ضرور رہتے ہیں

میرے دل کا طواف کر جنت

میرے دل میں حضور رہتے ہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی

انسانیت کے لیے نمونہ

السلام علیکم ورحمۃاللہ وبرکاتہ

الحمدُ للهِ وحدَهُ ، والصَّلاةُ والسَّلامُ على مَن لا نَبِيَّ بعدَهُ ، نَبِيِّنا محمدٍ وعلى آلهِ وصحبِهِ ، وبعدُ !

حاضرین ذی وقار اور معزز جج حضرات ! آج میری تقریر کا عنوان ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی۔انسانیت کے لیے نمونہ

محترم حضرات ! دنیا میں کتنے ہی انقلاب آئے اور وقت کے صحراؤں میں گم ہو گئے، کتنے ہی مصلحین صفحہ ہستی پر ابھرے اور تاریخ کے نہاں خانوں میں کھو گئے، کتنے ہی منشور اور نظام انسانیت کی سرفرازی کے دعویدار بن کر طلوع ہوئے مگر سرابوں کے گرد میں غروب ہو گئے۔ یہ شرف فقط آقائے نامدار تاجدار مدینہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے کردار و عمل کو ہی حاصل ہے کہ جس کی ابدیت محفوظ اور جس کی جامعیت عظمت انسانیت کا سب سے بڑا معیار ہے، اس لیے ہر عقل مند انسان کی فکر اس بات کو تسلیم کرتی ہے کہ :

پیغام صبح زندگی اسوہ حضور کا

ہے تازگی ہی تازگی اسوہ حضور کا

دنیا کی آرزو یہی، عقبی کی جستجو یہی

عظمت رہ حیات کی اسوہ حضور کا

محترم حضرات ! حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انسانیت کے لیے نمونہ کیوں نہ ہو؟ بھلا یہ تو دیکھیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے انسانیت کہاں تھی؟ انسانی ہاتھوں کے تراشیدہ بُتوں کی عبادت ہوتی تھی، بچیاں زندہ زمین میں دفن کی جاتی تھیں، شراب، جُوا اور بے حیائی کی تہذیب اور قتل وغارت گری کو تمدن کا نام دے دیا گیا تھا، صرف جزیرہ عرب میں ہی نہیں بلکہ چودہ صدیوں پہلے کے ایران، مصر، ہند اور چین میں بھی مصلحت کی سولی پر لٹکتی ہوئی انسانیت کا نوحہ سننے والے کان بہرے ہو چکے تھے۔

ایسے دور میں حضرات گرامی ! فاران کی چوٹیوں سے ابھرنے والے ماہتاب نبوت کی کرنوں نے انسانیت کو حیات نو بخشی، میرے آقا نے غم زدوں کو زندگی کا شعور دیا، بے بسوں کو اوپر اٹھایا، زندہ دفن کی جانے والی مظلوم بچیوں کے دامن کو زندگی

کے موتیوں سے بھر دیا، ماں باپ کے قدموں تلے جنت رکھ دی، غلاموں کو کسرا کی شوکت اور مجبوروں کو ہمیشہ کی عزت بخش دی۔ انسانوں کی عبادت کرنے والوں کو توحید کے نور سے واقف کرایا، شیطانیت کے محل کو زمین بوس کیا اور چمنستان انسانیت کو خوشیوں کے بہار سے آراستہ کیا۔

آئے حضور زیست کا سامان مل گیا

انسانیت کا چاک تھا دامان سل گیا

معیار زندگی بنی سیرت حضور کی

شرک وہوا و حرص کا ایوان ہل گیا

حاضرین کرام! آیئے چند لمحوں کیے لیے احادیث اور سیرت کی کتابوں کے ایوان میں قدم رکھیں، اور عظمت انسانیت کے اس سب سے بڑے نمونے کی رفعتوں پر نظر ڈالیں، جن کے عدل وانصاف کا یہ عالم ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم/ایک امیر خاتون کی چوری کی سزا معاف کروانے کے لیے آنے والوں کو یہ کہہ کر لاجواب کردیتے ہیں:

"اگر محمد کی بیٹی فاطمہ چوری کرتی تو میں اس کا بھی ہاتھ قلم کردیتا"

انسانی حقوق کی پاسداری کا یہ عالم ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر جو لفظ بھی منہ سے نکلا وہ تاریخ کا اعزاز بن گیا، اس خطبہ عالیہ نے "نیو اسلامک ورلڈ آرڈر" کی بنیاد رکھ دی، رحمت وشفقت کی معراج عظمی ہے کہ جب بھی تلوار اٹھائی مظلوم کی حمایت کی، ذرا فتح مکہ کا وہ منظر یاد کر لیجیے جب آپ اپنے تمام دشمنوں کو رحمت کا سایہ دیتے ہوئے اعلان فرماتے ہیں: "لاتَثرِیبَ علیکمُ الیوم،"

"آج تمہاری کوئی پکڑ نہیں جاؤ تم سب آزاد ہو"

میرے مسلمان بھائیو اور بزرگو! عزم واستقلال دیکھنا ہو تو اس لمحے کا تصور کریں جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار مکہ کی تمام دھمکیوں اور ترغیبات کے جواب میں فرمایا تھا کہ اگر یہ لوگ میرے ایک ہاتھ پر سورج اور دوسرے پر چاند رکھ دیں تو بھی میں اسلام کی اشاعت کا فریضا نہیں چھوڑوں گا، آپ نے لات ومنات نامی بُتوں کو ہی ٹکڑے ٹکڑے نہیں کیا بلکہ رنگ ونسل کے صنم کدے بھی ویران کردیئے۔

حضرات گرامی! غیر مسلم دانشور مائیکل ایچ ہارٹ اپنی کتاب The Hundred میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم گرامی کو منتخب ترین شخصیات

میں اولین مقام دیتے ہوئے اقرار کرتا ہے کہ آپ کا کردار ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کی سب سے بڑی گواہی ہے۔

حضرات گرامی ! بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور زندگی پوری انسانیت کے لیے نمونہ ہے، یہ وہ نمونہ اور معیار ہے جس کو شمعِ راہ بنا کر ہم آج بھی تاریکیوں کے صحراؤں میں بھٹکنے والے قافلے کے مسافروں کی سرخروئی کا پیغام دے سکتے ہیں، اپنے آقا تاجدار مدینہ محمدِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمتوں کے حضور سر جھکائے اس احساس کے ساتھ اجازت چاہتا ہوں کہ :

اس عقل کم نگاہ کی زد سے نکل آ

تو اُسوہ حضور کے سانچے میں ڈھل آ

ملتی ہے آنسوؤں کو ستاروں کی آب تاب

اے شوق بے کراں سرِ مژگاں مچل کے آ

اسلام امن پسند مذہب ہے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمدُ للهِ وحدَهُ ، والصَّلاةُ والسَّلامُ على مَن لا نَبِيَّ بعدَهُ ، نَبِيِّنا محمدٍ وعلى آلهِ وصحبِهِ ، امابعد !

معزز جج حضرات اور محترم حاضرین! ریڈیو کویت کے اس پر رونق اسٹیج سے آج میں جس فکر انگیز موضوع پر اظہار خیال کرنا چاہتا ہوں وہ ہے:

اسلام امن پسند مذہب ہے

حضرات گرامی! آج باطل طاقتیں اسلام کو دہشت گردی سے جوڑنے میں اپنی ساری کوششیں خرچ کر رہی ہیں، دنیا بھر کے مسلمانوں کو دہشت گرد ثابت کرنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگایا جارہا ہے، جھوٹ کو سچ ثابت کرنے کے لیے اسلام دشمن عناصر ایک پلیٹ فارم پر جمع ہیں، اور اُن سب کا ایک ہی مقصد ہے کہ اسلام کو دہشت گردی کا پیغام قرار دے کر مسلمانوں پر ضرب لگائی جائے۔

آج عالمی ضمیر ہمیں جھنجھوڑ کر صورتحال کی نزاکت کو سمجھنے کا پیغام دے رہا ہے کہ:

تو دیکھ اس کو جو کچھ ہو رہا ہے ہونے والا ہے

دھرا کیا ہے بھلا عہدِ کہن کی داستانوں میں

چھپا کر آستین میں بجلیاں رکھی ہیں گردوں نے

عنادل باغ کے غافل نہ بیٹھیں آشیانوں میں

اے دنیا کے لوگو! اسلام دہشت گردی کا مذہب نہیں ہے، بلکہ امن، سلامتی اور چین کا مذہب ہے، اسلام کے لفظ ہی سے امن وسلامتی کی خوشبو پھوٹتی ہے، قرآن مجید ہو یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں، حضور اکرام صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ ہو یا صحابہ کرام اور مسلم جرنیلوں کا طرز عمل، ہمیں کہیں بھی دہشت گردی کی پرچھائیاں نظر نہیں آتیں، بلکہ چودہ صدیوں کے اُفق پر دین اسلام امنِ عالم کی روشنی بکھیر رہا ہے۔

حاضرین جلسہ! میں آج آپ سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اسلام کسی سے زندہ رہنے کا حق نہیں چھینتا بلکہ اپنے ماننے والوں کو باوقار زندگی کا پیغام دیتا ہے، اسلام ظلم وزیادتی اور بے سبب قتل وغارت گری کی اجازت ہرگز ہرگز نہیں دیتا بلکہ یہ تو اپنی حفاظت کے نام پر ہتھیار اٹھانے کا درس دیتا ہے۔ مجھے آپ ہی بتایئے! باوقار زندگی کے لیے کوشش کرنا اور اپنے حقوق کے لیے میدان میں اتر جانا کیا دہشت گردی ہے؟ کیا قرآن پڑھنا، نماز پڑھنا، روزہ رکھنا اور حج جیسے مقدس فرض کی ادائیگی دہشت گردی ہے؟ کیا فقیروں، بیواؤں اور محتاجوں کی مدد کرنا دہشت گردی ہے؟ کیا یتیم کی کفالت کرنا

دہشت گردی ہے؟ کیا پڑوسی کے حقوق ادا کرنا اور پڑوسی کا خیال رکھنا دہشت گردی ہے؟ کیا پیاسوں کو پانی پلانا اور بھٹکے ہوئے انسان کو راستہ بتانا دہشت گردی ہے؟ ہر گز ہر گز نہیں، بلکہ انسانیت کے سب سے اچھے کام ہیں، اسلام ان ہی کاموں کی تو دعوت دیتا ہے۔

حضرات گرامی! اسلام کی پوری تاریخ گواہ ہے کہ اسلامی تعلیمات میں دہشت گردی کی کوئی گنجائش نہیں، اسلام تو دوسروں کے جان ومال کی حفاظت کا حکم دیتا ہے، مسلم حکومتیں اپنی حدود میں بسنے والے غیر مسلموں کو وہ حقوق عطا کرتی تھیں جو انھیں اپنے ملک میں بھی حاصل نہیں تھے، جنگوں میں دونوں طرف کی جماعتیں اعتدال کو چھوڑ بیٹھتی ہیں مگر ہمارے پیارے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی لشکر روانہ فرماتے تو اس کے کمانڈر کو سختی سے ہدایت فرماتے، اس ہدایت کو ذرا غور سے سن لو!

''جہاں پہنچو وہاں پہلے اسلام کا پیغام دینا، نہ مانیں تو جزیہ ادا کرنے پر آمادہ کرنا، اگر جنگ ضروری ہے تو خبر دار! بوڑھوں، عورتوں اور بچوں کو قتل نہ کرنا، جو ہتھیار ڈالیں اُن پر ہتھیار نہ اٹھانا، فصلیں اور باغات تباہ نہ کرنا، تمہاری جنگ اسلام کے لیے ہے، لہو کے سمندر بہانے کے لیے نہیں''۔

حضرات گرامی! کان کھول کر سُن لیجیے کہ یہ ہدایت ہمارے آقا پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے، تاریخ گواہ ہے کہ مسلمانوں نے ہمیشہ ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت کو شمعِ راہ بنائے رکھا، مسلم فاتحین جہاں بھی پہنچے وہاں اخلاق اور حسنِ کردار کی شمعیں روشن کیں، امن وسلامتی کے گلشن کھلائے اور انسانی حقوق کو سربلندی عطا کیں اور یہ بات ثابت کردیں کہ:

ہم کہ دہشت گرد نہیں ہیں امن کے ہم رکھوالے ہیں

صلح ومحبت مقصد اپنا، پیار کے ہم متوالے ہیں

ہم تو ہر اک حال میں اُس اسلام کو چاہنے والے ہیں

جس کی بدولت امن وراحت کے ہر سمت اُجالے ہیں

دنیا بھر کے لوگ اس بات کو سن لیں، کان کھول کر سن لیں! کہ اسلام سے بڑھ کر امن کو چاہنے والا کوئی مذہب نہیں ہے، آخری آسمانی کتاب قرآن مجید کا یہ ارشاد تاریخ کے اوراق پر جگمگا رہا ہے کہ: ''ایک انسان کا قتل پوری انسانیت کا قتل ہے''

مسلمانوں نے کئی صدیوں تک دنیا کی قوموں پر حکمرانی کی ہیں، مگر دہشت گردی کا بہانہ بنا کر کمزور قوموں کا قتل عام نہیں کیا، کمزور قوموں کو کبھی نشانہ نہیں بنایا، کسی کمزور قوم پر ظلم وزیادتی کے پہاڑ نہیں توڑے، بلکہ مسلم حکمرانوں نے وہ جہاں بھی گئے اس مقام کو جنت نما بنایا، وہاں کے باشندوں کو انصاف کا تحفہ دیا اور پچاس پچاس سال تک حکمراں بنے رہے۔

میں اخیر میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کیا جنگ عظیم اول اور دوم کے نام پر کروڑوں انسانوں کو موت کے منہ میں دھکیلنے والے مسلمان تھے؟ کیا ہیروشیما اور ناگاساکی پر ایٹم بم گرانے والے مسلمان تھے؟ اے دنیا والو! مجھے جواب چاہیے، دنیا کی یہ وہ تباہی وبربادی ہے جن کے تذکرے سے انسانیت شرم سے منہ چھپا لیتی ہے۔

حاضرین محفل! آج اسلام کے نام لیواؤں کو متحد ہونے کی ضرورت ہے، اسلام امن وسلامتی کا مذہب ہے، ہمیں اپنے اعمال کے ذریعے دنیا کو یہ بتانے کی ضرورت ہے کہ ہم امن پسند ہیں اور ہاں جرمِ ضعیفی سے اپنے آپ کو بچایئے ورنہ وقت اقبال کے لفظوں میں اپنا فیصلہ سنا چکا ہے:

تقدیر کے قاضی کا یہ فتویٰ ہے ازل سے

ہے جرمِ ضعیفی کی سزا مرگ مفاجات

لڑکیوں کی تعلیم اور اسلام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمدُ للهِ وحدَهُ ، والصَّلاةُ والسَّلامُ على مَن لا نَبيَّ بعدَهُ ، نَبيِّنا محمدٍ وعلى آلهِ وصحبِهِ ، امابعد !

معزز جج صاحبان اور حاضرین کرام !آج میری تقریر کا عنوان ہے۔

لڑکیوں کی تعلیم اور اسلام

حضرات ! تعلیم کی اہمیت ہر دور اور ہر معاشرے میں مسلم رہی ہے، تعلیم کا نور راستوں کو منور کرتا اور دلوں کو جگمگاتا ہے، فرد ہو یا معاشرہ، قوم ہو یا ملک، تعلیم کی بالادستی نے ہمیشہ اپنا وجود منوایا ہے، تعلیم شمعِ منزل ہے، قرارِ دل وجان ہے۔ تعلیم کے ذریعے انسان خدا کو پہچانتا ہے اور گمراہی سے بچتا ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے:

علم کیا ہے، در حقیقت قلب اور جاں کا سرور

علم کیا ہے، راحتِ فکر و نظر، حسن شعور

علم کیا ہے، سر بسر اک رحمت ربِ غفور

علم کیا ہے، پستیوں میں سربلندی کا ظہور

حاضرین محفل ! جس طرح تعلیم کسی بھی معاشرے کے ماتھے کا جھومر ہے، اسی طرح یہ بھی حقیقت ہے کہ معاشرہ صرف مردوں سے ہی نہیں بلکہ خواتین کے وجود سے بھی عبارت ہے۔

وجودِ زن سے ہے تصویر کائنات میں رنگ

اسی کے ساز سے ہے زندگی کا سوزِ دروں

قوم کی بیٹیاں کسی بھی سوسائٹی یا قوم ووطن کی شاہراہ ترقی کا وقار ہیں، ان کے بغیر کوئی بھی معاشرہ اپنی پہچان سے محروم رہتا ہے، جب قوم کی بیٹیاں اپنے معاشرہ کا لازمی حصہ ہیں تو پھر ان کی تعلیم بھی اتنی ہی اہمیت رکھتی ہے، جتنی قوم کے جوانوں کی۔

معزز حضرات ! ماں کی گود بچے کی اولین تربیت گاہ ہے، آج کی بچیاں کل کی مائیں ہیں، اگر یہ تعلیم یافتہ ہوں گی تو ان کی گود میں ایک ایسی قوم پرورش پائے گی جو وقت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال سکتی ہے، جو اسلام کی سربلندی اور ترقی کے لیے اپنی جان دینے کے لیے تیار ہو سکتی ہے، جو پیارے آقا کی سنتوں کو اپنے دل سے لگانے والی بن سکتی ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے:

اے ماؤ بہنو بیٹیو قوموں کی عزت تم سے

تم سے شعورِ زندگی ہر ایک عظمت تم سے

حضرات گرامی! پیارے آقا تاجدار مدینہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے"

تاریخ اسلام تعلیم یافتہ خواتین کی مثالوں سے پُر ہے، ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ایک کمرے میں مقیم رہ کر اسلامی تعلیمات کی دولت تقسیم کیا کرتی تھیں، اگر حضرت عائشہ اپنے علم کے چشمے سے صحابہ کو سیراب نہ کرتی تو آج اسلامی فقہ اور تعلیمات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بڑا حصہ ہماری نظروں سے پوشیدہ رہتا۔

یہی تھیں دختران قوم، علم حق کی شمشیریں

انھوں نے کاٹ ڈالیں قوتِ باطل کی زنجیریں

عمل اور علم کی دولت سے روشن ان کے سینے

انہی سے جگمگاتی ہیں مری ملت کی تقدیریں

حضرات گرامی! آج دینی تعلیم کی ضرورت جتنی نوجوانوں کو ہے، اس سے کہیں زیادہ لڑکیوں کو ہے، آج کی یہی لڑکی کل کی ماں ہونے والی ہے، اگر اس کا دل دینی تعلیمات سے منور ہو، تو اس چراغ سے کئی چراغ روشن ہو سکتے ہیں، وہ دیندار بیوی ثابت ہو سکتی ہے، وہ ہر دل عزیز بہو بن سکتی ہے اور نیک اور شفیق ساس ہو سکتی ہے، وہ اپنے بچوں کی معلم اوّل ہو سکتی ہے، وہ خاندانی نظام کو جوڑے رکھ سکتی ہے، معاشی تنگی کو خوش حالی سے بدل کر معاشی نظام مضبوط کر سکتی ہے، وہ شوہر کے مرجھائے اور افسردہ چہرے پر گل افشانی کر سکتی ہے، میخانے کو مسجد اور بت خانے کو عبادت خانہ بنا سکتی ہے، اولاد کو جذبۂ دعوت سے سرشار کر سکتی ہے؛ الغرض دینی تعلیم یافتہ عورت وہ سب کچھ بہت آسانی سے کر سکتی ہے جو اسلام چاہتا ہے۔

حضرات گرامی! عورت کے کئی رنگ ہیں، کبھی وہ رحمت کی شکل میں بیٹی کا روپ لیے ہوتی ہے، تو کبھی پیاری بہن، کبھی کسی کی شریک حیات ہوتی ہے، تو کبھی ماں کی شکل میں شجر سایہ دار؛ اس لیے اس کی ذمہ داری کچھ زیادہ ہی بڑھ جاتی ہے اور اس کے لیے زیورِ تعلیم کی قیمت، سونے چاندی سے بھی بڑھ جاتی ہے؛ چوں کہ اسلام سے پہلے عورتوں کی تعلیم کی طرف توجہ نہیں دی جاتی تھی؛ اس لیے آپ نے لڑکیوں کی تعلیم

وتربیت کی طرف خاص توجہ دلائی، آپ کا ارشاد ہے: جو شخص اپنی بیٹی کی خوب اچھی طرح تعلیم وتربیت کرے اور اس پر دل کھول کر خرچ کرے تو (بیٹی) اس کے لیے جہنم سے نجات کا ذریعہ ہو گی۔

وماعلینا الا البلاغ

تقریر وخطابت کے چند اہم اصول

(۱) الفاظ معانی رکھتے ہیں، معانی لہجے بناتے ہیں اور لہجے کا اظہار آواز کے حسن سے ہوتا ہے، لہذا الفاظ کو نہ تو اگلئے نہ چبایئے۔

(۲) "تقریر کا پڑھنا خطابت نہیں ہے، مطالعہ کی طاقت پر فی البدیہہ بولنا تقریر وخطابت ہے"

(۳) ہمیشہ ان موضوعات پہ بولئے جن پر آپ کا دل خود مطمئن ہو،

(۴) اسٹیج کے خوف پہ قابو پانے کے لئے خود اعتمادی پیدا کیجئے اور خوف کو گرد سمجھ کر جھاڑ دیجئے۔

(۵) آپ ایک نصب العین کے داعی ہیں اور آپ کا مقصد دلوں کو فتح کرنا ہے، لہذا خود اعتماد، خوش چہرہ، بہی خواہ اور علم دوست بنیں۔

(٦) خطابت میں زبان بڑی دولت ہے، زبان پہ قدرت نہ ہو تو خیالات پہ کما حقہ روشنی نہیں ڈالی جاسکتی "ایک بے زبان شخص علم کا مزار ہے" لہذا زبان سے کبھی غفلت نہ برتیئے۔

(۷) موضوع اور ماحول کے ساتھ خطابت کا لہجہ بدلتا ہے، لہذا آواز کی اہمیت اور تاثیر سے کبھی صرف نظر نہ کیجئے۔